جملہ حقوق محفوظ

کرن سیریز

رہنمائے اُردو گرامر

رہنمائے اردو گرامر

حصّہ دوم

(با تصویر)

برائے لوئر مڈل

۱۹۳۷ء

جسکو

شیخ برکت علی اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز
کشمیری بازار لاہور
نے
علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز دین
طبع کیا

DATE LABEL

فہرست مضامین

حصہ اوّل

سبق ۱

فاعل و مفعول

برسات کا نظارہ

آہا! بادل آیا۔ آسمان پر چھایا۔ مینہ برسنے لگا۔ گرمی سے مرجھائے ہوئے جیسموں میں جان پڑی۔ سوکھے ہوئے پودوں میں طراوت آئی۔ سبزہ لہلہایا۔ پھول کھلنے لگے۔ باغوں میں پرندے چہچہائے۔ درختوں نے ہرا بھرا لباس پہنا۔ ندی نالوں نے شور مچایا۔ کھیتوں کو سیراب کیا۔ چاروں طرف جل تھل نظر آیا۔ سیاہ سیاہ بادلوں میں سفید سفید بگلوں کی قطاروں کا اُڑنا دل کو بھایا۔ لوگوں نے برسات منائی۔ گھر میں کڑاہی چڑھائی۔ گلگلے پکائے۔ دریا کے کنارے بیٹھ کر کھائے۔ رنگ رلیاں منائیں دریا کی سیر کے لطف اُٹھائے۔

گرامر

بچو! اوپر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھو ۔ اور اس میں سے وہ فقرے لو ۔ جن پر خط کھچے ہوئے ہیں ۔ بادل آیا ۔ مینہ برسنے لگا ۔ سبزہ لہلہایا پھول کھلنے لگے ۔ درختوں نے ہرا بھرا لباس پہنا (ندی نالوں نے) کھیتوں کو سیراب کیا ۔ بتاؤ کہ ان میں فعل کون کون سے ہیں ۔ آیا ۔ برسنے لگا ۔ لہلہایا ۔ کھلنے لگے ۔ پہنا ۔ سیراب کیا ۔ اب بتاؤ کہ فعل آیا کس کی بابت بتاتا ہے ۔ کون آیا بادل ۔ آنے کا فعل کس نے کیا ۔ بادل نے ۔ یعنی آنے کا کام بادل نے کیا ۔ پس کام کے کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ۔ برسنے لگا کا فاعل مینہ ۔ لہلہایا کا فاعل سبزہ ۔ کھلنے لگے کے فاعل پھول ۔

اب پچھلے دو جملوں میں دیکھو ۔ ایک فقرے میں پہنا فعل ہے ۔ کس نے پہنا ۔ درختوں نے درختوں فاعل ہے ۔ اب بتاؤ کہ درختوں نے کیا پہنا؟ لباس ۔ پہننے کا فعل کس پر ختم ہوا؟ لباس پر ۔ ایسا ہی دوسرے فقرے میں سیراب کیا فعل ہے ۔ کس نے سیراب کیا؟ ندی نالوں نے ۔

ندی نالوں فاعل ہے - اب بتاؤ کہ ندی نالوں نے کیا کیا - کھیتوں کو سیراب کیا - کس کو سیراب کیا؟ کھیتوں کو - پس سیراب کرنے کا کام کس پر ختم ہوا؟ کھیتوں پر - جس شخص یا چیز پر کوئی کام ختم ہو - اس کو مفعول کہتے ہیں ‌+

یاد رکھو - کسی کام کے کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں - اور جس چیز پر کوئی کام ختم ہو - اس کو مفعول کہتے ہیں +

فعل کے ساتھ کون یا کس نے لگانے سے فاعل معلوم ہو جاتا ہے - اور کیا یا کس کو کو لگانے سے مفعول +

مشق

۱- اوپر کی عبارت میں پڑی - آئی - چھپانے نظر آیا - منائی - چڑھائی - کھانے کے فاعل لکھو +

۲- مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں فاعل لگاؤ :-

۱- .... روٹی کھاتا ہے +

۲- .... چڑھ آیا ہے +

۳- .... پنجاب کو فتح کیا +

۴- .... دریا پر گیا +

۵ - .... بیلوں کو ہانک رہا ہے۔

۳ - مندرجہ ذیل فقروں میں مفعول لگا کر پورا کرو۔

۱ - احمد نے ...... لکھا۔

۲ - رام اور شام نے ...... خریدیں۔

۳ - کریم نے ...... پڑھا۔

۴ - ہم نے ...... پالا۔

۵ - باورچی نے ...... پکائی۔

۴ - پانچ فقرے ایسے لکھو - جن میں صرف فاعل آئے - اور پانچ فقرے ایسے لکھو - جن میں فاعل اور مفعول دونو آئیں۔

ہوا کھایا کرو۔

گرامر

بچو! بتاؤ اس عبارت میں باغ - چھڑی - درختوں - پرندے - چنبیلی - موتیا - گلاب - گیندا امرود - انار - ناشپاتی - رنگترہ - آم - چاقو - مسواک گیہوں - گھوڑے - گدھے - بیلوں - گائیں - بھینسیں صبح - شام یہ سب کیسے اسم ہیں؟ تم کہو گے اسم نکرہ ہیں۔ لیکن کیا تم گھوڑے کو دیکھ کر یہ بھی خیال کر لوگے کہ یہ گدھا ہے؟ یا امرود کو آم کہہ سکتے ہو؟ ہرگز نہیں - پس اوپر جتنے اِسم لکھے ہوئے ہیں - یہ جُدا جُدا چیزوں کے نام ہیں - یہ نام اِسم ذات کہلاتے ہیں - یعنی وہ اسم جس سے اُس کی ذات یا حقیقت دوسری چیزوں سے الگ سمجھی جائے - اسم ذات کہلاتا ہے۔

مشق

۱- بتاؤ ہرن - بکری - اونٹ - ساگ - سیب - آگ - پانی کیسے اِسم ہیں؟

۲- مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں اِسم ذات لگاؤ:-

دیکھنا! .... پر .... کی قطار چلی جا رہی ہے۔ آگے آگے ساربان ہیں۔ ہاتھ میں .... ہے۔ سروں پر میلی میلی .... ہیں۔ پیچھے پیچھے .... ہیں سب کی ناک میں .... ہے۔ کسی اونٹ پر .... کی گونیں لدی ہیں۔ کسی پر .... کے کپڑے ہیں۔ کسی پر میوے ہیں۔ دیکھو ایک کجاوے میں ایک .... دو بچوں کو لئے بیٹھی ہے۔

۳۔ اپنے سبق میں سے اوپر لکھے ہوئے اِسم ذات کے علاوہ اور اسم ذات چھانٹو۔

۴۔ مندرجہ ذیل اسم ذات کو فقروں میں اِستعمال کرو:۔

شام ۔ بھیڑ ۔ آدمی ۔ چنا ۔ خاصدان ۔ قلمدان بُت خانہ۔



ATE LABEL

سبق ۳

اِسم ظرف

میرا گاؤں

مَیں گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ جہاں غریبوں کے گارے مٹی کے کچے گھر نظر آتے ہیں۔ وہاں نہ امیروں کی سی پُرتکلف بیٹھکیں ہیں۔ نہ سجے سجائے بالاخانے۔ گاؤں کے بنگلے جو چوپال کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔ اُن کے کونسل خانے ہیں۔ اُن میں نہ میز ہے نہ کرسی۔ نہ گلدان ہے نہ خاصدان۔ پھوس پرالی کا فرش ہے۔ چند چارپائیاں پڑی ہیں۔ صبح ہوتے ہی غریب کِسان اپنے اپنے کھیتوں کو چلے جاتے ہیں۔ دوپہر کو آکر اس بنگلے میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ یا رات کو اکثر وہاں سوتے ہیں۔ اس بے تکلف سادہ خوابگاہ میں جس

مزے کی نیند آتی ہے۔ وہ شاید شاہوں کو چھپر کھٹ میں بھی نصیب نہ ہوتی ہو۔

گاؤں کے ارد گرد سرسبز کھیت ان کے سبزہ زار ہیں۔ آموں کے باغ اُن کے خوشنما گلزار ہیں۔ چھوڑے ہوئے بنجر ان کے مویشیوں کی چراگاہیں ہیں۔ فراخ میدان ہرنوں کے رمنے ہیں۔

گاؤں میں مسافر خانے ہیں۔ نہ ڈاکخانے۔ دھرم سالہ ہیں نہ پاٹ شالہ۔ البتہ ایک آدھ شوالہ ملے گا یا ایک آدھ مسجد۔ جہاں صبح شام ہندو مسلمان عبادت کرتے ہیں۔ ہاں قدرتی نظارے۔ مثلاً پہاڑیوں کا سلسلہ۔ سنگلاخ زمینیں۔ دریا کی گذرگاہ مناظرِ قدرت کے شائق دلوں کو بہلانے کے لئے کافی ہیں۔

گرامر

اُوپر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھو۔ اس میں گاؤں۔ گھر۔ بیٹھکیں۔ بالاخانے۔ بنگلے۔ کونسل خانے۔ گلدان۔ خاصدان۔ خوابگاہ۔ گلزار۔ چراگاہیں مسافر خانے۔ ڈاکخانے۔ دھرم سالہ ایسے اسم ہیں۔ جو کسی جگہ کو بتاتے ہیں۔ پس ایسے اسم کو

ظرف مکان کہتے ہیں - اور صبح - دوپہر - شام ایسے اسم ہیں جو وقت کو ظاہر کرتے ہیں - پس ایسے اسم کو ظرف زماں کہتے ہیں ✣

مشق

۱ - دس اسمِ ظرفِ مکاں لکھو - اور پانچ اِسم ظرفِ زماں ✣

۲ - مندرجہ ذیل اِسموں سے اِسم ظرف کیا ہونگے؟ ماتم - پھول - ریل - چڑیا - تار ✣

۳ - مندرجہ ذیل الفاظ مناسب لفظوں کے آگے لگا کر اسم ظرف بناؤ - خانہ - گھر - منڈی - ال - زار ✣

۴ - ان اشعار میں اسم ظرف کون کون سے ہیں؟

صبح ہوئی دنیا ہے جاگی | بھاگی شب کی سیاہی ہے
نور ہوا مشرق میں ہویدا | افق میں سرخی پیدا ہے
گل سب کھِل گئے گلشن میں | پھرتا خوش خوش مالی ہے

کون ایسا ہے کہ پنجرے میں پرندوں کو رکھے
صبح کے وقت ہوا جب کہ گلستاں میں چلے
اور اس بادِ سحرگاہ سے دُنیا مہکے
ایسی مہکے کہ اُمنگ اس سے طبیعت میں اُٹھے

سبق ۸

اِسم آلہ

لوہا

خدا نے قِسم قِسم کی دھاتیں پیدا کی ہیں - سونا - چاندی - سیسہ - تانبا - رانگ - جست وغیرہ * سونا گو بڑی قیمتی دھات ہے - لیکن اس کے بغیر لوگوں کے کام چل سکتے ہیں * لوہا نہایت ہی مفید دھات ہے - کھانے پکانے کے برتن توا - کڑھائی - چاقو - قینچی - سوئی - مشینیں - ترازو کے پلڑے - بٹ - کھیتی کے اوزار - ریل کی سڑکیں - اِنجن - گھڑیوں کے پرزے - تلوار - بندوق - غرضیکہ ہر ایک اوزار جس پر انسانی زندگی کی خوشی اور تندرستی کا دار و مدار ہے - لوہے سے بنایا جاتا ہے - لوہا گرم کرنے سے نرم ہو جاتا ہے - ہتھوڑوں سے کوٹ کر کلہاڑی - کھرپا - درانتی وغیرہ تیار کرنے

ہیں - جنتری میں سے کھینچ کر لوہے کے تار بناتے ہیں - جن سے زنجیریں اور چھلنیاں بناتے ہیں ؛
لوہا ڈھال کر چرخیوں کے بیلن بناتے ہیں - وہ کونسا گھر ہوگا - جہاں لوہے کی کوئی نہ کوئی چیز موجود نہ ہو ؛

گرامر

اُوپر لکھی ہوئی عبارت میں سے وہ اِسم جُدا کرو - جن پر خط کھچے ہوئے ہیں ؛
توا - کڑھائی - چاقو - قینچی - سوئی - مشین - تلوار بندوق - ہتھوڑوں - کلہاڑی - کھُرپا - درانتی - چھلنیاں بیلن بتاؤ تو یہ اِسم کیسی چیزوں کے نام ہیں - تم فوراً بتا دوگے - جناب یہ اوزاروں کے نام ہیں - پس یاد رکھو - ایسے اسم کو جو کسی اوزار یا ہتھیار کا نام ہو - اِسم آلہ کہتے ہیں ؛

مشق

۱ - اوپر لکھے ہوئے اَوزاروں کے علاوہ دس اور اسم آلہ بتاؤ ؛

۲ - چھاننا - پھونکنا - لٹکنا - بیلنا - جھولنا - دھونکنا سے اِسم آلہ بتاؤ ؛

۳ - گھڑی اور ناک سے اسم آلہ کیا ہوں گے ؟
۴ - بتاؤ نیچے کے شعر میں اِسم آلہ کون کون سے ہیں ؀

تیر - تلوار و تفنگ و گوپئے جاتے رہے
اب تو زہریلی ہواؤں کی لڑائی رہ گئی

سبق ۵

اسم تصغیر (اسم مصغر)

حمیدہ و تارا

حمیدہ اپنے گھر کے باغیچے میں بیٹھی تھی۔ اتنے میں تارا آئی۔

حمیدہ:۔ آ بہن! تم تو عید کا چاند ہی ہو گئیں۔ کیا قسم کھا لی کہ بہن کی شکل نہ دیکھو گی۔

تارا:۔ نہیں نہیں۔ بہن! یہ خیال تو نہ تھا۔

حمیدہ:۔ تو پھر ہفتہ بھر سے کہاں رہیں؟

تارا:۔ کیا کہوں۔ وہ نگوڑی مصرانی تین دن کی چھٹی لے کر اپنے میکے میں گئی تھی۔ جمعہ ہی جمعہ آٹھ آج سنیچر نو دن ہو گئے۔ اب تک نہیں مری۔ رام جانے۔ کیا بلا اٹھا لے گئی۔ گھر کا حال دیکھا۔ تو خراب۔ صندوق کہیں۔ صندوقچے کہیں۔ پلنگ الٹے۔ پلنگڑیاں اوندھی

نعالیاں خراب - پیالیاں گندی - غرض ہر ایک
چیز اُلٹ پلٹ - چار مراد آبادی لٹیا تھیں -
دو رہ گئیں - دو گم - ہنجن کی ڈبیا بھی ندارد -
سلمے ستارے رکھنے کے لئے دو ڈبے تھے -
وہ بھی لا پتہ ٭

حمیدہ :- ہاں بہن سچ ہے - چیزیں دیکھے بھالے
ہی کی ہوتی ہیں - دیکھتی نہیں - یا تو یہ باغیچہ
ہرا بھرا رہتا تھا - یا اب اُجاڑ پڑا ہے -
اُس مردوے مالی کی ٹنگڑی میں کچھ نکل آیا
پڑا کھٹولی پر انڈے سے رہا ہے - دس روز
سے باغیچہ کو پانی نہیں ملا - لڑکا مشکیزے سے
پانی ڈالتا بھی ہے - مگر اس سے کیا ہوتا ہے

حمیدہ و تارا یہ باتیں کر رہی تھیں - کہ
اتنے میں پڑوس میں ڈھولک کے بجنے کی
آواز آئی ٭

تارا :- حمیدہ ! یہ کیا ؟ ڈھولک کہاں بج رہی
ہے ؟

حمیدہ :- نگوڑی عورتوں کے تریا چلتر ہیں - ماموں
اللہ بخش سر آئے - ہونڈکیاں ہونے لگیں ٭

تارا :- اس تعلیم کے زمانے میں بھی یہ جہالت
نہ گئی - افسوس !

گرامر

اس سبق میں سے وہ اسم جدا کرو ۔ جن کے نیچے خط کھچے ہوئے ہیں ؀

باغیچے ۔ صندوقچے ۔ پلنگیریاں ۔ تھالیاں ۔ پیالیاں لٹیا ۔ ڈبیا ۔ مردوے ۔ لنگڑی ۔ کھٹولی ۔ مشکیزہ ڈھولک ؀

اب بتاؤ باغ کے مقابلے میں باغیچے کے کیا معنی ہیں ۔ ایسا ہی صندوق کے مقابلے میں صندوقچے کے کیا معنی ہیں ۔ پلنگ کے مقابلے میں پلنگڑی ۔ تھال کے مقابلے میں تھالی ۔ پیالے کے مقابلے میں پیالی ۔ لوٹے کے مقابلے میں لٹیا ۔ ڈبے کے مقابلے میں ڈبیا ۔ کھاٹ کے مقابلے میں کھٹولی ۔ مشک کے مقابلے میں مشکیزہ ۔ مرد کے مقابلے میں مردوا ۔ ٹانگ کے مقابلے میں ٹنگڑی ۔ ڈھول کے مقابلے میں ڈھولک کیا معنے رکھتے ہیں ۔ تم بتا دوگے کہ باغیچہ سے چھوٹا سا باغ مراد ہے ۔ ایسا ہی صندوقچے سے چھوٹا سا صندوق پلنگڑی سے چھوٹا سا پلنگ ۔ کھٹولی سے چھوٹی کھاٹ ۔ مشکیزہ سے چھوٹی مشک اور ڈھولک سے چھوٹا ڈھول مراد ہے ۔ پس ایسے اِسم کو جن

ہیں چھوٹائی کے معنے پائے جائیں - اسم تصغیر کہتے ہیں ؛

مشق

۱ - آنکھ - گٹھ - جی - مکھ - بچہ - روپیہ سے اِسم تصغیر بناؤ ؛

۲ - اسم تصغیر کِتنی طرح سے مستعمل ہوتا ہے ؟

۳ - اُوپر کی مثالوں سے اسم تصغیر بنانے کے قاعدے نکالو ؛

سبق ۶

اسم تکبیر (اسم مکبّر)

حمیدہ و تارا

(۲)

حمیدہ :- جہالت جائے کیونکر۔ تعلیم ہو۔ تو جہالت جائے۔ اور پھر ہم پٹھانوں سے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ تعلیم انسان کو بودا بنا دیتی ہے۔ ہم تو شہ زور اور شہسوار ہیں۔ بڑے بڑے دیو ہیکل ہمارے سامنے پانی بھرتے ہیں۔ تعلیم حاصل کر کے ہم بودے بن جائیں۔ تو کیا فائدہ؟

تارا :- بہن ہمارا شہنشاہ جارج پنجم تو اپنی رعایا کی بڑی بہبودی چاہتا ہے۔ دیکھو تو تعلیم کا جال کیسا پھیلا دیا ہے۔ جا بجا سکول کھلے ہیں۔ لڑکیاں تک کتابوں کے گٹھڑ اٹھائے

سکول جاتی ہیں - اس زمانے میں بھی اگر کوئی تعلیم حاصل نہ کرے تو اس سے زیادہ بدنصیب کون ہوگا ✣

حمیدہ :- بہن یہ سب ٹھیک ہے - مگر اُن کی خر دماغی کہاں جائے - کسی کے خلاف ذرا سی بات ہو تو اس کا تنکا بنا کر کھڑا کر دینگے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہ آئے گا ✣

تارا :- بہن! سب سمجھتے آئے - رفتہ رفتہ تعلیم کا اثر ضرور ہو کر ہی رہے گا ✣

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں - کہ اتنے میں ایک چھبڑی والا بڑا سا پگڑ باندھے یہ آواز دیتا ادھر آ نکلا - لو کاٹھ کا جلیبا - ہرے ڈال کا **شہتوت** - آنہ کا پاؤ - حمیدہ نے فوراً ماما کو بُلایا - اور دو آنے کے شہتوت منگوائے حمیدہ اور تارا دونو نے کھائے - تارا بولی - بہن! تمہارے باغیچے میں بھی تو شہتوت کا درخت ہے - دیکھو کیسا چھتر سا چھایا ہے - کیا اس کے پھل نہیں لگتا؟

حمیدہ :- لگتا تو تھا - مگر اس سال مالی نے شاخ تراشی کر دی تھی - پھل آیا بھی تھا - خراب ہو گیا - کچھ خشکی کی وجہ سے جھڑ گیا ✣

گرامر

اوپر کے سبق میں شہ زور - شہسوار - دیوہیکل گھنٹّر - بُننگڑ - شہتیر - پگڑّ - جلیبا - شہتوت - چھتر موٹے قلم سے لکھے ہوئے اسم کیا ظاہر کرتے ہیں - تم پگڑّ سے کیا سمجھتے ہو - بہت بڑی پگڑی ایسا ہی گھنٹّر سے بہت بڑی گٹھڑی - چھتر سے بڑی چھتری - شہ زور سے بڑے زور والا - شہسوار سے بہت بڑا سوار - دیوہیکل دیو کی سی شکل والا - اب تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا - کہ ان سب اسموں میں بڑائی کے معنے پائے جاتے ہیں پس ایسے اسموں کو جن میں بڑائی کے معنے پائے جائیں - اسم تکبیر یا اسم مکبّر کہتے ہیں ؛

مشق

۱ - اسم تصغیر اور اسم مکبّر کا فرق بتاؤ ؛

۲ - مندرجہ ذیل اسموں سے اسم تکبیر بتاؤ :-
راہ - باز - بات - توت - لاٹھی ؛

۳ - ان اسموں کے مقابل کے متضاد اسم لکھو -
دُبلا - کمزور - بُرا - میٹھا - سیدھا ؛

سبق ۷

اِسم صوت

(مختلف آوازیں اور بولیاں)

(۱)

صبح ہوئی کل دنیا جاگی
نینوں سے ہے نندیا بھاگی
بولی چڑیاں چوں چوں چوں
بولے مرغے ککڑوں کوں
کوئل بولی کُو کُو کُو
قمری بولی "یا حق تُو"
گھنٹے باجے ٹن ٹن ٹن
جھانجھیں باجیں جھن جھن جھن

(۲)

دیکھو بچو! بادل چھایا
چار طرف سے گھر کے آیا
برسے ہے مینہ چھم چھم چھم
بجلی چمکے جھم جھم جھم
پنچھی گائے مل مل کر
مینڈک بولے ٹر ٹر ٹر
جھینگر بولے جھیں جھیں جھیں
طوطے بولے ٹیں ٹیں ٹیں
اتنے میں لو سورج چمکا
خوشبو سے پھر گلشن مہکا

گرامر

اس نظم کو پڑھو اور بتاؤ جن لفظوں پر خط کھچے ہوئے ہیں۔ ان سے تم کیا سمجھتے ہو۔ تم کہو گے۔ جناب! یہ تو آوازیں ہیں۔ پس یاد رکھو کہ ایسے اسموں کو جو کسی جاندار یا بے جان کی آواز کو ظاہر کریں۔ اسم صوت کہتے ہیں۔ یہ یا تو جانداروں کی آوازوں کی نقلیں ہیں۔ یا دو چیزوں کے ٹکرانے سے جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ بعض اوقات جانوروں کو ہانکنے یا بٹھانے کے لئے جو آوازیں بولی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسم صوت ہیں۔ جیسے ہاتھی کو بٹھانے کے لئے دھت دھت۔ ہانکنے کے لئے بری بری۔ بیلوں کو ہانکنے کے لئے بر بر بر ۞

مشق

۱- اوپر لکھے ہوئے اسم صوت کے علاوہ اور اسم صوت بناؤ ۞

۲- مندرجہ ذیل اشعار میں اسم صوت کون کون سے ہیں ۔

۱- پڑتی ہیں بوندیں جھل مل جھل مل

ہنستی ہیں کلیاں کھل کھل کھل کھل

۲- ٹپ ٹپ ٹپ گرتی ہیں بوندیں

۳- دھڑا دھڑ گرتے ہیں پرنالے

سبق ۸

ضمیر شخصی کی حالتیں

۱ - حالت فاعلی

ماں بیٹے کی گفت گو

(ا)

ماں :- بیٹا ! آج تم اتنی دیر تک کہاں رہے
میں دیر سے انتظار کر رہی ہوں ۔
بیٹا :- ہم چند لڑکے آج باغ چلے گئے تھے ۔
ماں :- تم باغ میں کیوں گئے تھے ؟
بیٹا :- سیر کرنے کے لئے ۔
ماں :- تو نے وہاں کیا دیکھا - ذرا بتا تو سہی ۔
بیٹا :- اماں جی ! وہاں تو عجب بہار تھی - درختوں
پر پرندے چہچہا رہے تھے - پھول کھل رہے

تھے۔ خوشبو سے باغ مہکا ہوا تھا۔ چھوٹی چھوٹی نالیوں میں پانی بہ رہا تھا۔ ہرے ہرے پودے دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا۔

ماں:- کیا باغ کے مالی نے تم کو منع نہیں کیا تھا؟

بیٹا:- وہ تو کیاریوں میں پانی دے رہا تھا۔ اُس نے ہمیں آتے دیکھ کر پوچھا۔ بچو! تم کیا چاہتے ہو۔ ہم نے جواب دیا۔ "بڑے میاں! ہم تو سیر کرنے چلے آئے۔ نہ پھول توڑینگے نہ پھل"۔

مالی نے کہا۔ اچھا جہاں چاہو۔ پھرو۔ مگر دیکھنا۔ کچھ نقصان نہ کرنا۔ ہم ادھر ادھر پھرتے رہے۔ پھر گھر چلے آئے۔

ماں:- تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟

بیٹا:- وہ تو اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ کیونکہ انہوں نے مدرسے کا کام نہیں کیا تھا۔ میں کر چکا تھا۔

ماں:- ہاں بیٹا! پہلے مدرسے کا کام کرو۔ پھر کھیلو کودو۔ سیر کرو۔ انگریزی کی اس مثال کو ہمیشہ یاد رکھو

(کام کرو اور کھیلو)۔

گیمبر

تم ضمیر کا بیان پڑھ چکے ہو۔ بتاؤ ضمیر کسے کہتے ہیں؟

اُوپر کی عبارت میں سے وہ فقرے لو۔ جن پر خط کھنچے ہوئے ہیں۔ "تم اتنی دیر کہاں رہے" اس فقرے میں تم کس کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ بیٹے کی بجائے۔ دوسرے فقرے میں "میں دیر سے انتظار کر رہی ہوں"۔ میں کس اسم کی بجائے لکھا گیا ہے۔ ماں کی بجائے۔ اب دیکھو پہلے فقرے میں کیا فعل ہے۔ رہے۔ اس کا فاعل کیا ہے۔ تم ایسا ہی دوسرے فقرے میں "انتظار کر رہی ہوں" فعل ہے۔ اس کا فاعل مَیں ہے۔ پس ایسی ضمیروں کو جو فاعل کی حالت میں ہوں۔ حالت فاعلی کہتے ہیں۔ اب دوسرے فقرے لو۔ "تو نے وہاں کیا دیکھا" میں تو فاعل ہے۔ "ہم نے جواب دیا" میں ہم فاعل ہے۔ "وہ تو کیاریوں میں پانی دے رہا تھا"۔ میں وہ فاعل ہے۔ "وہ تو اپنے اپنے گھر چلے گئے" میں وہ ضمیر جمع غائب فاعل ہے۔ "انہوں نے مدرسے کا کام نہیں کیا تھا" میں انہوں فاعل ہے

پس حالت فاعلی کی چھ ضمیریں ہیں :-
وہ واحد غائب - وہ یا انہوں جمع غائب - تو واحد حاضر - تم جمع حاضر - مَیں واحد متکلم - ہم جمع متکلم ٭

مشق

۱- اس عبارت میں سے حالت فاعلی کی ضمیریں چھانٹو :-

بیٹا :- ابّا جان ! آپ تو کہتے تھے کہ آج ہم تم سے ایک پہیلی پوچھینگے - مگر آپ نے پوچھی نہیں - اب پوچھئے - میں بتاؤنگا ٭

باپ :- واہ پوچھیں کیا ! تم کبھی بھی نہ بتا سکوگے ٭

بیٹا :- مَیں فوراً بتا دونگا - مجھے بہت سی پہیلیاں یاد ہیں - اکثر بڑی امّاں جب فارغ ہوتی ہیں - مجھ سے پہیلیاں پوچھا کرتی ہیں - مَیں جھٹ بوجھ لیتا ہوں" ٭

۲- وہ بصیغہ جمع غائب اور آپ بصیغہ جمع حاضر کی چند مثالیں لکھو :-

۳- ضمیر فاعل کے بعد حرف نے یا سے یا میں کے آنے سے اس میں کیا تبدیلی ہو جاتی ہے ؟

۲۔ حالتِ مفعولی

ماں بیٹے کی گفت گو

(۲)

ماں :۔ آؤ بیٹا ! آج تم کو ایک نئی بات سنائیں ۔
بیٹا :۔ (بڑے شوق سے) امّاں جان ! وہ کیا ؟
ماں :۔ تم نے چاند دیکھا ہے ؟
بیٹا :۔ کیوں نہیں ۔ وہی ستاروں کا بادشاہ ۔ جو رات کو آسمان پر چمکتا ہے ۔
ماں :۔ ہاں ہاں ۔ بیٹا ! وہی چاند ہے ۔ تم نے کبھی خیال کیا ہے کہ اس میں سیاہ دھبّے کیسے نظر آتے ہیں ؟
بیٹا :۔ امّاں جی ! بڑی خالہ تو مجھے بچپن میں بہلاتی ہوئی بتایا کرتی تھیں کہ دیکھو بیٹا ! چاند میں بڑھیا ماں بیٹھی چرخہ کات رہی ہے ۔
ماں :۔ بیٹا ! وہ تو تجھے بہلاتی تھیں ۔ وہ پرانے زمانے کی عورت ۔ اُسے کیا معلوم ۔
بیٹا :۔ امّاں ! پھر مجھ کو تو معلوم نہیں ۔ یہ کیا چیز

ہے ٭

ماں :- دیکھو بیٹا! چاند بھی ایسا ہی جسم ہے جیسے ہماری زمین - ویسا ہی گول ہے - اُس میں بھی ایسے ہی پہاڑ ہیں - جیسے زمین پر - فرق اتنا ہے کہ وہ سورج کی روشنی سے روشن ہوتا ہے ٭

بیٹا :- ہمیں کیونکر یقین آئے کہ چاند میں پہاڑ ہیں ٭

ماں :- ظاہرا طور پر تمہیں معلوم نہیں ہوتا - علمی تحقیق کرنے والوں نے اُس کو خوب دیکھا ہے ٭

بیٹا :- ان کو کیونکر معلوم ہوا - کیا انہیں علم غیب آتا ہے ؟

ماں :- نہیں بیٹا! وہ علم غیب تو نہیں جانتے - انہوں نے بڑی بڑی خوردبینوں سے دیکھا - پھر اپنی تحقیقات کے نتیجے ہم کو بتائے ٭

بیٹا :- اچھا اماں! پھر یہ گھٹتا بڑھتا کیوں رہتا ہے ؟

ماں :- ہاں بیٹا! یہ بات بھی تجھ کو بتاؤں گی - کل مدرسہ میں جا کر اپنے اُستاد سے پوچھنا - اوّل تو وہی تجھے سمجھا دے گا - اگر نہ سمجھو -

تو اُستاد سے وہ نقشہ لیتے آنا۔ جس میں چاند کی گھٹتی بڑھتی شکلیں دکھائی ہیں ٭

گریمر

ماں بیٹے کی گفتگو نمبر ۲ کو پڑھو۔ اور جن فقروں پر خط کھچے ہوئے ہیں۔ ان کو الگ کرو "آج تم کو ایک نئی بات بتائیں"۔ اس فقرے میں فعل کیا ہے۔ 'بتائیں'۔ اس کا فاعل کیا ہے؟ 'ہم'۔ (جو نہیں لکھا گیا) مفعول کیا ہے؟ 'تم کو'۔ ایسا ہی "مجھے بچپن میں بہلاتی ہوئی بتایا کرتی تھیں" میں 'مجھے' مفعول ہے۔ "وہ تجھے بہلاتی تھیں" میں مفعول 'تجھے'۔ "مجھ کو تو معلوم نہیں" میں مفعول 'مجھ کو'۔ "ہمیں کیوں کر یقین آئے" میں 'ہمیں'۔ "تمہیں معلوم نہیں ہوتا" میں 'تمہیں'۔ "اس کو خوب دیکھا ہے" میں 'اس کو'۔ "اُن کو کیونکر معلوم ہوا" میں 'اُن کو'۔ "انہیں علمِ غیب آتا ہے" میں 'اُنہیں'۔ اپنی تحقیقات کے نتیجے ہم کو بتائے" میں 'ہم کو'۔ "یہ بات بھی تجھ کو بتاؤں گی" میں 'تجھ کو'۔ اُوپر کے فقروں سے معلوم ہو گیا کہ مفعول کی ضمیریں یہ ہیں۔ اُس کو یا اُسے واحد غائب کے لیئے۔ ان کو یا انہیں جمع غائب کے لیئے۔ تجھ کو یا

تجھے واحد حاضر کے لئے ۔ تم کو یا تمہیں جمع حاضر کے لئے ۔ مجھ کو یا مجھے واحد متکلم کے لئے ۔ ہم کو یا ہمیں جمع متکلم کے لئے ۔ پس یہ حالت مفعولی کی ضمیریں ہیں +

مشق

۱۔ مفعول کی ضمیروں کو فقروں میں لکھو +

۲۔ مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں مفعول کی ضمیریں لگاؤ :-

احمد نے ...... کہا کہ کل شام کو آنا ۔ ہم ...... ایک عجیب تماشہ دکھائیں گے ۔ اگلے روز میں احمد کے گھر پہنچا ۔ اور ...... کہا ۔ ہاں صاحب ! وہ تماشہ کیا ہے ۔ احمد نے کہا ذرا ٹھیرئے ۔ ابھی ...... ذرا کام ہے ۔ وہ پورا کر لوں ۔ تو دکھاتا ہوں ۔ تھوڑی دیر کے بعد چند آدمی اور آئے ۔ اور وہ ...... اندر لے گیا +

۳۔ چند فقرے ایسے لکھو ۔ جن میں ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول آ جائیں +

۳- حالت اضافی

بیٹے کے نام خط

جلال آباد

۱۷ / اپریل ۳۰ء

پیارے بیٹا!

تمہارا خط ملا - تمہاری تحریر ابھی تک صاف نہیں ہوئی - ذرا خوشخط لکھا کرو - یاد رکھو - خوشخطی پڑھے لکھے آدمی کے لئے زیور ہے - محمود تمہاری شکایت لکھتا ہے کہ سعید نے میری کتاب چرائی - اگر یہ سچ ہے - تو اس کی کتاب دے دو تاکہ اس کا ہرج نہ ہو - بیٹا! ہمارے خاندان میں آج تک کسی نے بدنامی نہیں لی - سب نے نیکنامی کا تمغہ حاصل کیا - یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی بن جاتی ہیں - کسی بات کی عادت پہلے ذرا سی ہوتی ہے - پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جاتی ہے - جو چھوڑے سے بھی نہیں چھوٹتی - تیرا کام تو یہ ہونا چاہیئے کہ دوسروں کی مدد کرے - نہ یہ کہ

اوروں کی چیزیں چرا کر اپنا گھر بھر لے - جب استاد کے پاس تیری شکایت پہنچے گی - تو وہ تجھے حقارت کی نظروں سے دیکھے گا - پھر بتاؤ کیا وقعت رہیگی - یاد رکھو - بُرے لڑکوں کی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھو - ان کی کسی بات کو مت مانو - ان کے کہنے پر مت چلو - اُن کا تو کام یہی ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں - ہمارا نام بدنام ہوگا - اور ہماری عزت پر حرف آئے گا - میرا کہا مانو - تھوڑے لکھے کو بہت جانو - آئندہ ایسی شکایت میرے کانوں تک نہ پہنچے ۔

تمہارا والد

گرامر

خط پڑھو - اس میں 'تمہارا خط' - 'تمہاری تحریر' 'میری کتاب' - 'اس کی کتاب' - 'اس کا حرج' - 'ہمارے خاندان' - 'تیرا کام' - 'تیری شکایت' - 'ان کے کہنے' 'ان کا کام' - 'ہمارا نام' - 'میرا کہا' - 'میرے کانوں' - پر نشان لگے ہوئے ہیں - بتاؤ اس میں ضمیریں کون کون سی ہیں؟ تمہارا - تمہاری - میری - اس کی - اس کا - ہمارے - تیرا - تیری - اُن کے - اُن

کا۔ ہمارا۔ میرا۔ میرے ۔ اب بتاؤ ان ضمیروں کا تعلق کن لفظوں کے ساتھ ہے۔ دیکھو تمہارا خط' میں تمہارا کا لگاؤ خط کے ساتھ ہے۔ اسی طرح تمہاری کا تعلق تحریر کے ساتھ۔ ایسا ہی دوسری ضمیروں کا حال ہے۔ اس تعلق یا لگاؤ کو اضافت کہتے ہیں۔ اور ایسی ضمیر کو ضمیر اضافی۔ پس ضمیر کی اس حالت کو حالت اضافی کہتے ہیں

حالت اضافی کی ضمیریں یہ ہیں :-

واحد غائب کے لئے = اُس کا۔ اُس کی۔ اس کے

جمع غائب کے لئے = اُن کا۔ اُن کی۔ اُن کے۔

واحد حاضر " " = تیرا۔ تیری۔ تیرے

جمع حاضر " " = تمہارا۔ تمہاری۔ تمہارے

واحد متکلم " " = میرا۔ میری۔ میرے۔

جمع متکلم " " = ہمارا۔ ہماری۔ ہمارے۔

اِن کے علاوہ جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملے میں فاعل ہے۔ اور اس کی اضافی حالت لانی منظور ہو۔ تو بجائے اصل ضمیر اضافی کے اپنا۔ اپنی۔ اپنے حسب موقعہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے احمد اپنی حرکت سے باز نہیں آتا۔ تم اپنا کام کرو۔ مجھے اپنے کام سے فرصت نہیں ۔

ہم یُوں نہیں کہیں گے۔ کہ تم تمہارا کام کرو۔ یا مجھ

میرے کام سے فرصت نہیں"۔

مشق

۱- ضمیر کی حالتیں بیان کرو۔

۲- ہر ایک حالت کی چھ چھ مثالیں دو۔

۳- اِن فقروں کو درست کر کے لکھو :-

۱- تم تیرا خط لاؤ۔

۲- یہ ہماری حال تھا۔

۳- وہ کل یہی کتاب تیرے سے لے گئے۔

۴- اُس کا کرسیاں ٹوٹ گئیں۔

۵- ہمارا گھر کے حال سے واقف ہو۔

۴- اپنی بھائی کے نام خط لکھو۔ جس میں ضمیر کی سب حالتیں آ جائیں۔

سبق ۹

ضمیر اشارہ

جیسا کروگے۔ ویسا بھروگے

چندر نگر کلکتہ کے پاس صوبہ بنگالہ میں ایک فرانسیسی مقبوضہ ہے۔ یہاں پر کچھ فرانسیسی لوگوں کی بھی آبادی ہے۔ اُس آبادی کے تمام فرانسیسی حکام ایک ہی جگہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ ان فرانسیسیوں نے ایک ہاتھی بھی پال رکھا تھا۔ جو کھانے کے وقت سب کو آکر اپنی سُونڈ سے سلام کرتا تھا۔ اور اس سلام پر ہر شخص کچھ نہ کچھ میوہ یا غذا جو دستر خوان پر ہوتی۔ اُسے دے دیتا تھا۔ وہ ہاتھی نہایت شکریہ کے ساتھ اُن تحفوں کو لے لیتا۔

ایک دن حسب معمول شام کو میز پر سب فرانسیسی اکٹھے کھانا کھانے میں مشغول تھے کہ ہاتھی

نے آ کر اپنی سونڈ سے سلام کیا - ایک فرانسیسی نے وہ کانٹا جس سے کھانا کھا رہا تھا - اُس کی سونڈ میں بھونک دیا - ہاتھی نے یکے بعد دیگرے ہر ایک صاحب کو سلام کیا - اور جو کچھ میوہ وغیرہ انعام و تحفہ میں ملا - اس کو لے کر چلا گیا - اور اُن تحائف کو کھا پی کر وہ ایک باغ میں گیا - اور وہاں سے ایک درخت کی ایسی شاخ توڑ کر لایا - جس پر ہزاروں لاکھوں سیاہ چیونٹے لپٹے ہوئے تھے - اور اس شاخ کو اُس فرانسیسی کے سر پر جس نے کانٹا چبھو دیا تھا - ہلا دیا - شاخ کے ہلنے سے اس شخص کے سر - مُنہ کان اور کپڑوں وغیرہ میں چیونٹے بھر گئے - اور دوسرے صاحب جو دستر خوان پر بیٹھے ہوئے تھے اُن کے لئے یہ بات تفریح کا باعث بن گئی *

عزیز بچو! یاد رکھو - جیسا کرو گے - ویسا بھرو گے *

از نونہال

گرامر

تم دیکھتے ہو کہ اوپر لکھی ہوئی عبارت میں اُس آبادی'- ' ان فرانسیسیوں'- ' وہ ہاتھی'- ' اُن تحفوں'- اُس شاخ'- ' یہ بات' پر خط کھچے ہوئے ہیں - بتاؤ

اُس "آبادی" میں اِس کس کو بتاتا ہے - آبادی کو۔ اور اِن - فرانسیسوں کو - وہ کس کی طرف اشارہ کرتا ہے ؟ ہاتھی کی طرف - اُن شخصوں کی طرف۔ اُس، شاخ کی طرف - یہ، بات کی طرف ٭

اب بتاؤ - اِس - اِن - وہ - اُن - اُس - یہ کیسے لفظ ہیں - تم ان کی بابت پہلے پڑھ چکے ہو - تم کہو گے - جناب ! یہ ضمیریں ہیں - کیا یہ ضمیریں کسی شخص یا چیز کی جگہ استعمال ہوتی ہیں؟ نہیں - بلکہ بطور اشارہ کے استعمال ہوتی ہیں - دیکھو - جب ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ وہ چیز اٹھا لاؤ - جو میز پر رکھی ہے تو وہ چیز کے لئے استعمال کرتے ہیں - پس ایسی ضمیر کو جو بطور اشارہ کے استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر اشارہ کہتے ہیں ٭

ضمیر اشارہ دو طرح پر آتی ہے :-

۱ - قریب کے لئے ٭ ۲ - بعید کے لئے ٭

قریب کے لئے یہ - اِس - اِن - اور بعید کے لئے وہ - اُس - اُن ٭

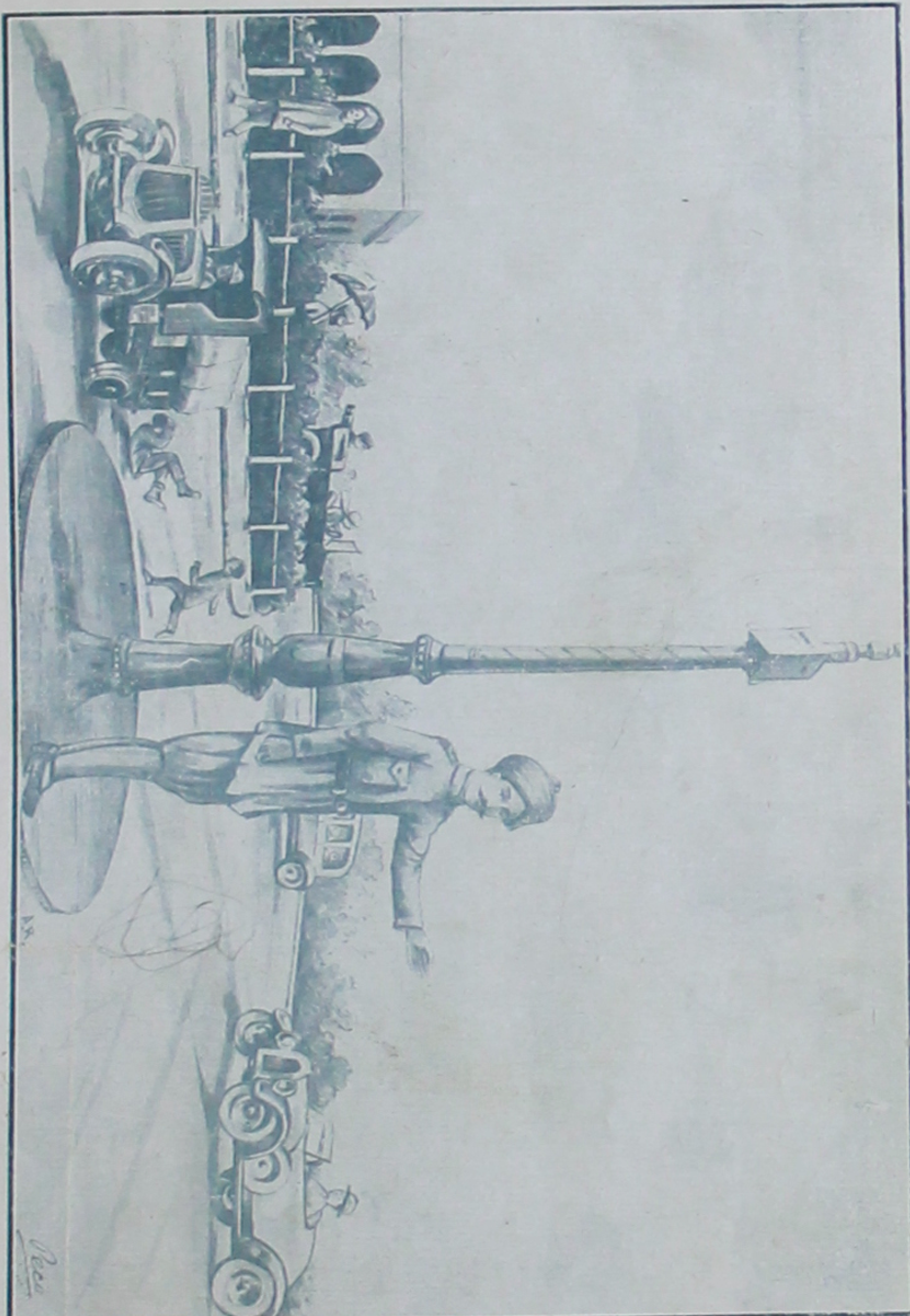
مشق

۱ - ضمیر شخصی اور ضمیر اشارہ میں کیا فرق ہے ؟

۲- خالی جگہوں میں مناسب ضمیر اشارہ لگاؤ:-
...... شخص نے ...... عورتوں سے پوچھا۔
کہ ...... عورت کہاں ہے؟ سب نے
لاعلمی ظاہر کی۔ اُس نے معمولی قیمت پر
...... گدھا ...... عورتوں کے ہاتھ بیچ ڈالا
اصل میں ...... سب دھوکا تھا۔

۳- اِشارہ قریب اور اشارہ بعید کی ضمیریں بتاؤ

۴- چھ فقرے ایسے لکھو۔ جن میں اشارے کی ضمیریں آ جائیں۔



سبق ۱۰

ضمیر موصولہ

ماں بیٹے کی گفتگو

ماں:- بیٹا! آج ہم تمہارے واسطے بہت سی چیزیں لائے ہیں - جو چیز تمہیں پسند آئے لے لو۔

بیٹا:- اماں جان! مجھے تو یہ موٹر جو کل پھرانے سے گھرر گھرر دوڑتی پھرتی ہے - پسند ہے۔

ماں:- اچھا بیٹا! یہی لے لو - یہ تو بتاؤ - تم نے موٹریں دوڑتی ہوئی دیکھی ہیں؟

بیٹا:- جی ہاں! مَیں تو ہر روز دیکھتا ہوں - سینکڑوں موٹریں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتی رہتی ہیں - لوگوں کو راستہ چلنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔

ماں:- دیکھو بیٹا! موٹروں کی زد میں نہ آنا -

ورنہ کچلے جاؤگے۔ وہ بچے جو ضدی ہوتے ہیں اکثر موٹر کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ یا موٹر کے آگے سے نکلنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی سخت چوٹ کھا بیٹھتے ہیں۔ وہ بچے جنہوں نے اپنے ماں باپ کا کہا مانا۔ ہمیشہ سلامت رہے ٭

بیٹا:۔ اماں جی! میں تو آپ کے کہنے سے کبھی باہر نہ ہوں گا۔ میں جانتا ہوں۔ اُستاد اُنہی بچوں کو سزا دیتا ہے۔ جو گستاخ ہوتے ہیں ٭

ماں:۔ ہاں بیٹا! سچ تو یہی ہے۔ وہ بچے جن کے مزاج شروع ہی میں بگڑ جاتے ہیں دنیا میں پھولتے پھلتے نہیں ٭

بیٹا:۔ اماں! میں تو وہ سب باتیں جو جو اُستاد مجھے بتاتا ہے۔ یاد کر لیتا ہوں۔ کوئی سبق ایسا نہ ہوگا۔ جو مجھے یاد نہ ہو ٭

ماں:۔ شاباش بیٹا! اچھا۔ میں ایک دن تمہارا امتحان کرونگی۔ جونسی بات میں پوچھونگی۔ بتاؤگے؟ یا جو کچھ میں کہوں گی۔ کروگے؟

بیٹا:۔ ہاں اماں! بسر و چشم۔ کیوں نہیں۔ ماں باپ کا کہنا ماننا میرا فرض ہے ٭

ماں بیٹے کے اِس جواب سے اس قدر خوش ہوئی کہ بے محابا کلیجے سے لگا لیا ۔ اور بہت سا پیار کیا ۔

گرامر

اِس سبق میں جن جملوں پر خط کھچے ہوئے ہیں ۔ انہیں الگ کرو :۔

"جو چیز تمہیں پسند آئے ۔ لے لو"۔ اِس میں جو کس کے لئے استعمال کیا گیا ہے ؟ چیز کے لئے ۔ پس جو ضمیر ہے ۔ اگر ہم محض جو کہہ کر خاموش ہو جائیں ۔ اور وہ جملہ جو اس کے ساتھ ہے ۔ یعنی تمہیں پسند آئے ۔ نہ بولیں ۔ تو اس کا کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آئے گا ۔ پس اس جملے میں دو جملے ہیں ۔ ایک تو وہ چیز لے لو ۔ دوسرا "جو تمہیں پسند آئے"۔ اس جملے کو جو جو کے ساتھ آیا ہے ، صلہ کہتے ہیں ۔ اور ضمیر جو دونو کو ملاتی ہے ۔ یعنی وصل کرتی ہے۔ اس لئے یہ ضمیر موصولہ کہلاتی ہے ۔

اب دوسرے جملے لو ۔" مجھے تو یہ موٹر جو کل پھرانے سے گھرر گھرر دوڑتی پھرتی ہے ۔پسند ہے۔ اس جملے میں جو موٹر کی بجائے آیا ہے ۔ کل

پھرانے سے گھرر گھرر دوڑتی پھرتی ہے - یہ جملہ اس کا صلہ ہے - یہ موٹر پسند ہے - اصلی جملہ ہے ضمیر جو نے دونو جملوں کو ملا کر مطلب پورا کر دیا ؞

"وہ بچے جو ضدی ہوتے ہیں - اکثر موٹر کے پیچھے دوڑتے ہیں" - اس جملہ میں جو بچے کے لئے آیا ہے - "ضدی ہوتے ہیں" یہ جملہ اس کا صلہ ہے - "اکثر موٹر کے پیچھے دوڑتے ہیں" دوسرا جملہ ہے - جس کو جو ملاتا ہے ؞

"وہ بچے جنہوں نے اپنے ماں باپ کا کہا مانا - ہمیشہ سلامت رہے" - جنہوں نے بچوں کے لئے آیا ہے - "اپنے ماں باپ کا کہا مانا" اس کا صلہ ہے - "وہ ہمیشہ سلامت رہے" - اصلی جملہ ہے ؞

پس ایسی ضمیروں کو ضمیر موصولہ کہتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ ایک جملہ ہوتا ہے - جو صلہ کہلاتا ہے - اصل میں ضمیر موصولہ جو ہے اور باقی ضمیریں اس کی مختلف صورتیں ہیں - وہ یہ ہیں - جو جو - جس - جن - جو کچھ - جونسا - جونسی - جونسے - جنہوں - جو کہ ؞

مشق

۱- صلہ کی تعریف کرو *

۲- چند ایسے جملے بناؤ۔ جن میں مختلف ضمیر موصولہ آجائیں *

۳- نیچے لکھے ہوئے مصرعوں میں ضمیر موصولہ کون کونسی ہیں۔ ان کے صلے کیا ہیں؟

۱- جو سوئے پڑے تھے وہ اوسان جاگے *

۲- ساتھ پنڈارے بھی تھے جن کا نہ تھا کوئی شمار *

۳- جس نے کیا غرور یہاں وہ سر کے بل گرا *

۴- جو کچھ ہوا۔ ہوا کرم سے تیرے *

۵- جو چیز خدا نے ہے بنائی۔ اس سے ظاہر ہے خوشنمائی

۴- مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں مناسب ضمیر موصولہ لگاؤ

...... لڑکے محنت کرتے ہیں۔ وہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور .... نے اپنا وقت ضائع کیا۔ وہ فیل۔ اس لئے یاد رکھو۔ .... کام کرو۔ اُسے محنت سے کرو۔ یا ..... کام پر ہاتھ ڈالو۔ اُسے پورا کرکے چھوڑو۔ اُدھورا چھوڑنا مردوں کا کام نہیں۔ ..... دقتیں تمہارے راستے میں آئیں۔ مردانہ وار ان کا مقابلہ کرو۔ اور اپنا راستہ صاف کرو *

سبق ۱۱

ضمیر سوالیہ

حامد و محمود کی گفتگو

حامد :- محمود ! تم نے یہ کتاب کس سے لی ؟
محمود :- میں نے لاہور کے ایک کتب فروش
سے خریدی تھی ۔
حامد :- کتنے میں ؟
محمود :- دس آنے میں ۔
حامد :- کیا اس کے پاس اور بھی ہوں گی ؟
محمود :- کیوں نہیں - اس کے پاس تو کافی ذخیرہ
رہتا ہے ۔
حامد :- اب تم کب جاؤ گے ؟
محمود :- یہ ٹھیک تو نہیں بتا سکتا - البتہ ہفتہ
عشرہ میں ضرور جاؤں گا ۔

حامد :- جب جاؤ - مجھ سے ملتے جانا - میں بھی یہ
کتاب منگواؤں گا ؞

محمود :- بہت اچھا - ہاں یہ تو بتائیے - اب آپ
کے دوسرے مکان میں کون رہتا ہے ؟

حامد :- انسپکٹر صاحب مدارس کا ہیڈ کلرک رہتا
ہے - کیوں آپ کو ضرورت تھی ؟

محمود :- نہیں - مجھے اپنے لئے تو نہیں - ایک
دوست نے دریافت کیا تھا ؞

حامد :- افسوس ! خالی ہوتا - تو آپ سے انکار نہ
تھا - البتہ ایک مکان نثار گلی میں خالی ہے ؞

محمود :- کونسا ؟ کس کا مکان ہے ؟

حامد :- چوک میں غرب رویہ مکان جس پر برآمدے
والا بالاخانہ بنا ہوا ہے - ڈاکٹر رشید کے مکان
سے ملحق ؞

محمود :- ہاں میں سمجھ گیا - وہ بیشک اچھا مکان
ہے - اس کی بابت دریافت کیجئے - انشاء اللہ
کل ملوں گا ؞

حامد :- اب کہاں جائیے گا ؟

محمود :- سیدھا گھر جاؤں گا - اور کہاں ؞

گریمر

دیکھو اِس گفتگو میں کِس ۔ کِتنے ۔ کب ۔ کون ۔ کونسا ۔ کِن ۔ کہاں پر خط کھچے ہوئے ہیں ۔ بتاؤ تو یہ الفاظ کیسے ہیں ؟ اگر میں تم سے یہ پوچھوں کہ تمہارا کیا نام ہے ۔ تو تم فوراً سمجھ جاؤ گے کہ میرا نام پوچھتے ہیں ۔ تم اپنا نام بتا دو گے ۔ اب بتاؤ کہ وہ کونسا لفظ ہے ۔ جس سے پوچھنے کا مطلب ظاہر ہوا ؟ کیا *

ایسا ہی ان جملوں میں "کِس سے لی" ؟ "کتنے میں" لی ، ؟ "کب جاؤ گے" ؟ "کون رہتا ہے" ؟ "کونسا" "کِس کے مکان سے ملحق" ؟ "کہاں جائیے گا" ؟ میں وہ کونسے لفظ ہیں ۔ جو پوچھنے یا سوال کرنے کے لئے بولے گئے ہیں ۔ کِس ۔ کب ۔ کون ۔ کونسا ۔ کہاں ۔ پس یہ سوالیہ لفظ ہیں ۔ چونکہ کِس آدمی کی بجائے ۔ کونسا مکان کی بجائے ۔ کہاں جگہ کی بجائے بولے گئے ہیں ۔ اس لئے یہ ضمیریں ہیں ۔ چونکہ یہ سوال کے لئے بولی گئی ہیں ۔ اس لئے ان کو ضمیر اِستفہامیہ یا ضمیر سوالیہ کہتے ہیں *

مشق

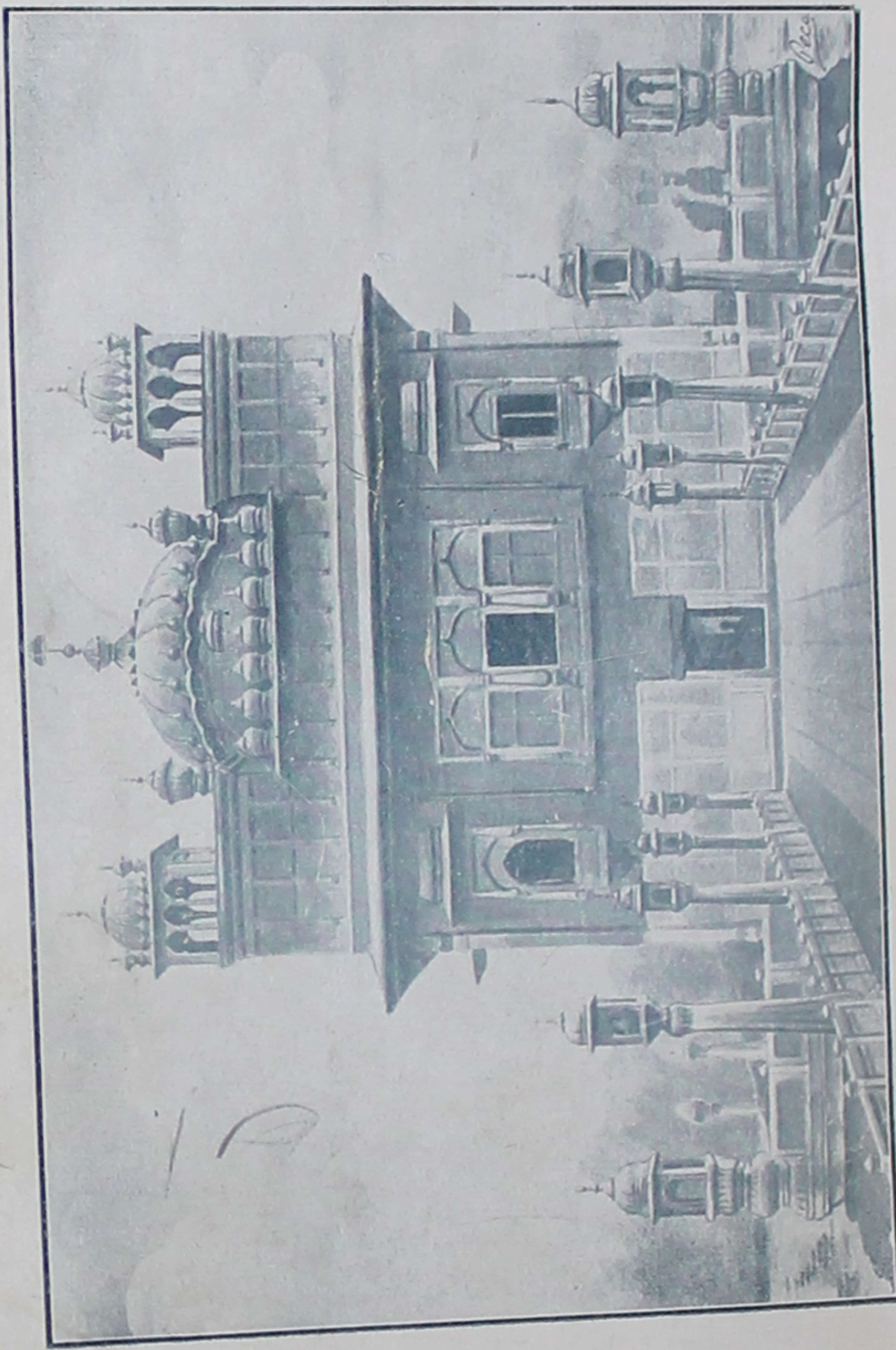
۱ - ضمیر استفہامیہ کی تعریف کرو *
۲ - سوال کے لئے جس قدر ضمیریں مستعمل ہوتی ہیں - وہ لکھو - اور اُن کو فقروں میں اِستعمال کرو *
۳ - کون اور کونسا میں کیا فرق ہے ؟
۴ - ان فقروں کو درست کر کے لکھو :-
۱ - یہ کونسا لڑکی تھی ؟ جو کل یہاں آئی تھی *
۲ - کون چیز تم پسند کرتے ہو ؟
۳ - ہم دہلی کتنے وقت گئے تھے ؟
۵ - "تم کتنے بھائی ہو"؟ "مرزا صاحب کتنے موٹے آدمی ہیں"؟ دونو فقروں میں کتنے ضمیر سوالیہ ہے - اس کے معنوں میں کیا فرق ہے ؟

سبق ۱۲

صفت ذاتی

دربار صاحب

دیکھو تو یہ کیسی اچھی جگہ کی تصویر ہے۔ کتنا بڑا تالاب ہے۔ بیچ میں کیا خوشنما مکان ہے۔ سنہری گنبد ہے۔ سفید پتھر کی دیواریں۔ کنارے سے مکان تک جانے کو خوبصورت پُل ہے۔ جی چاہتا ہے۔ گھڑی گھڑی اس پل پر سے مکان میں جائیں۔ مکان سے کنارے پر آئیں۔ جانتے ہو۔ یہ کس جگہ کی تصویر ہے؟ یہ امرتسر میں سکھوں کا دربار صاحب ہے۔ اس مکان میں سکھوں کی پاک کتاب رکھی رہتی ہے۔ جس کا نام گرنتھ صاحب ہے۔ سکھ بھائی دور دور سے آتے ہیں۔ اور اپنی مقدس کتاب کا درشن کرتے ہیں۔ روپے پیسے چڑھاتے ہیں۔ دلکش بھجن سنتے



DATE LABEL

ہیں۔

دیوالی کے دن یہاں بڑی رونق ہوتی ہے۔ لاکھوں آدمی تماشہ دیکھنے آتے ہیں۔ آتشبازی چھوٹتی ہے۔ سرخ۔ سبز نیلے رنگ کی مہتابیاں جلاتے ہیں۔ جن کی روشنی پانی میں پڑتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی میں آگ لگ رہی ہے۔

گریمر

تم صفت کا بیان پڑھ چکے ہو۔ بتاؤ تو صفت کسے کہتے ہیں؟ اس سبق میں جن لفظوں پر خط کھچے ہوئے ہیں۔ اُن میں صفت بتاؤ۔ اچھی جگہ میں صفت کیا ہے؟ تم کہوگے اچھی۔ لفظ اچھی کس کی تعریف کرتا ہے؟ جگہ کی۔ پس جس کی تعریف کی جائے۔ اسے موصوف کہتے ہیں۔ اس لئے جگہ موصوف ہے۔ بڑا تالاب میں بڑا صفت تالاب موصوف۔ خوشنما مکان میں خوشنما صفت، مکان موصوف۔ سنہری گنبد میں سنہری صفت اور گنبد موصوف اس سے معلوم ہوا کہ یہ صفتیں اپنے اپنے موصوف کی ہمیشہ کے لئے تعریف کرتی ہیں۔ پس ایسی صفت کو جو اپنے موصوف میں ہمیشہ کے لئے پائی جائے صفت ذاتی کہتے ہیں۔

مشق

۱ - اُوپر کے سبق میں سے صفت ذاتی چنو - اور اُن کے موصوف بتاؤ +

۲ - مندرجہ ذیل عبارت میں سے صفت ذاتی چھانٹو:

ہرن جنگلی جانوروں میں بہت خوبصورت اور بکری کی طرح بہت غریب جانور ہے - دنیا کی اکثر قومیں اس کا گوشت کھاتی ہیں - بعض درندے جانور بھی اسے کھاتے ہیں - اس کی کھال بہت کام کی چیز ہے - ہندو اسے مرگ چھالا کہتے ہیں - اور بہت پاک سمجھتے ہیں - اس کے سینگ بھی ہمارے کام آتے ہیں - اکثر پیشہ ور لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں - بعض لوگ اس کے لمبے لمبے سینگوں کو سجاوٹ کے لئے دیواروں پر لگایا کرتے ہیں +

۳ - بھائی کے نام خط لکھو - جس میں یہ صفت ذاتی آ جائیں :-

عمدہ - نیک - خوبصورت - سفید - سیاہ +

۴ - خالی جگہوں میں صفت ذاتی لگاؤ :-

کیلے کا درخت دیکھو - اس کے .... پتے بڑے .... معلوم ہوتے ہیں

تنا ایسا ..... اور ..... ہوتا ہے ۔ کہ دیکھنے سے رُوح خوش ہوتی ہے ۔ اور درختوں کی طرح نہ تنے ہیں ۔ ..... چھال ہوتی ہے ۔ نہ ..... گانٹھیں ۔

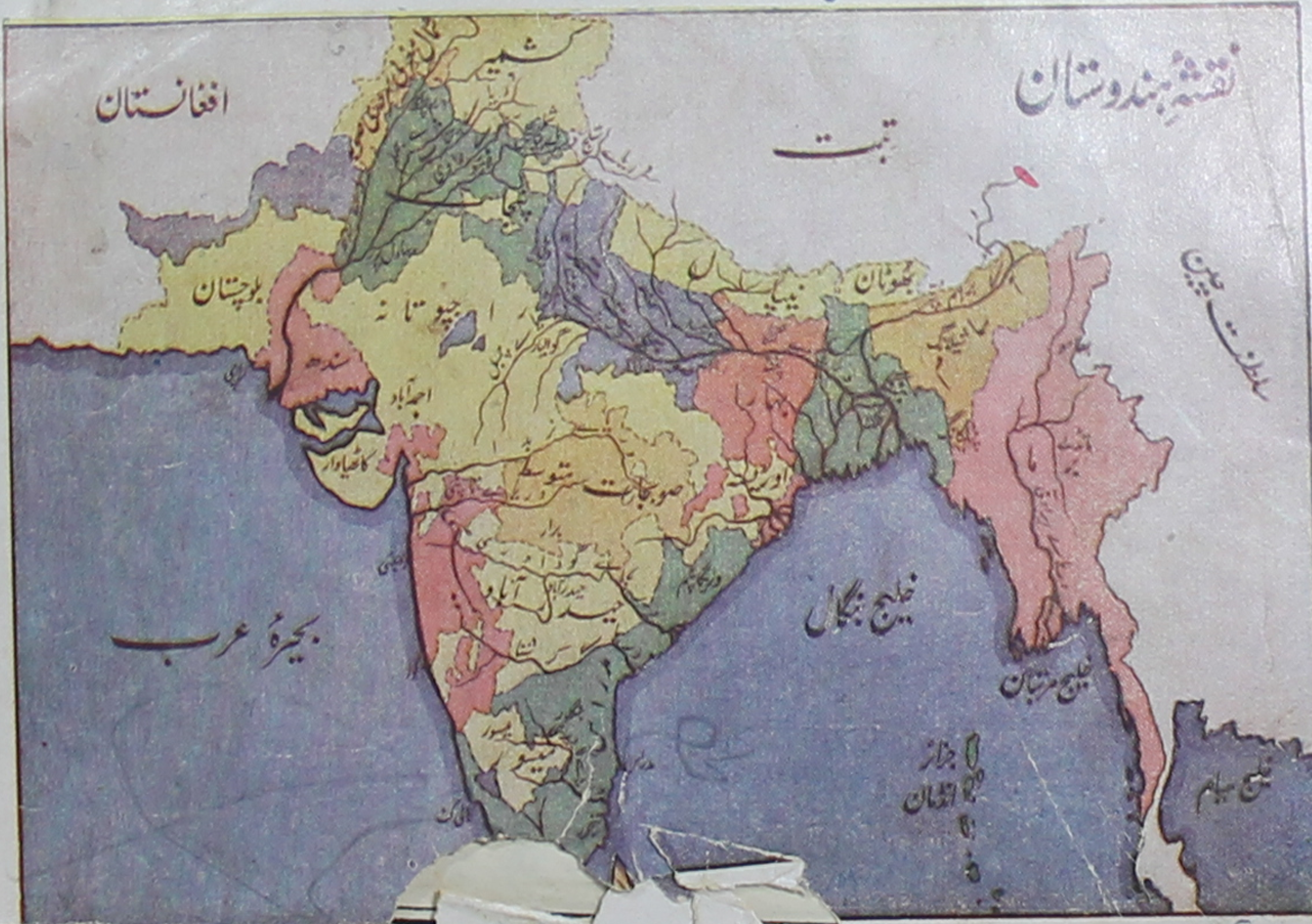
۵ ۔ عیش ۔ قلم ۔ امن ۔ شان ۔ عقل ۔ تصور ۔ دنیا کمال سے صفت ذاتی بناؤ ۔

سبق ۱۳

صفت نسبتی

ہمارا ملک

اُستاد :- بچّو! تم کس ملک کے رہنے والے ہو؟
لڑکے :- جناب! ہم ہندوستان کے رہنے والے ہیں - اور ہندوستانی کہلاتے ہیں ؟
اُستاد :- (نقشہ دکھا کر) دیکھو بچّو! ہمارا ملک بہت بڑا ہے - تیس بتیس کروڑ کی آبادی ہے - مگر تعلیم میں دنیا کی اور مہذّب قوموں سے پیچھے ہے - یورپی اقوام تو آگے بڑھی ہوئی تھیں ہی جاپانی قوم نے بھی تو وہ ترقی کی کہ اب ایشیا کا انگلینڈ کہلانے لگا - وہ قوم اب تمام ایشیائی قوموں میں امتیاز رکھتی ہے ؟
لڑکے :- جناب! ہم کیوں پیچھے رہ گئے؟
اُستاد :- ایک زمانہ تھا کہ مشرقی دنیا میں ہندوستان



نقشہ ہندوستان
افغانستان
کشمیر
تبت
سلطنت چین
بلوچستان
پنجاب
نیپال
بھوٹان
راجپوتانہ
سندھ
احمد آباد
کاٹھیاوار
صوبجات متوسط
حیدر آباد
میسور
خلیج بنگال
خلیج مرتبان
خلیج سیام
جزائر انڈمان
بحیرۂ عرب

ہی کا طوطی بول رہا تھا۔ یہاں کی صنعت و حرفت اور تجارت ترقی پر تھی۔ یہاں کی صنعتی چیزیں دوسرے ملکوں میں بڑی قدر پاتی تھیں بحری تجارت میں ہندوستان کا بڑا حصہ تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ ہندوستان میں مختلف قومیں آباد ہوتی گئیں۔ جن کے مذہبی خیالات جداگانہ تھے۔ چونکہ مذہب کو حکومت میں بڑا دخل ہے۔ اس لیئے وہ قومیں ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ جب برطانوی حکومت ہند پر ہوئی۔ اس وقت مسلمانوں نے تو انگریزی پڑھنا کفر سمجھا۔ وہ تو یوں پیچھے رہ گئے۔ ہندوؤں نے انگریزی تعلیم حاصل تو کی۔ مگر مذہبی خیالات نے انہیں بہت عرصے تک باہر جانے سے روکے رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوستانی ترقی کے میدان میں پیچھے رہ گئے۔ ورنہ قدرت نے جو نعمتیں اس ملک کو بخشی ہیں اگر ہندوستانی ان سے پورا فائدہ اٹھاتے۔ تو آج دنیا پر حکمران ہوتے۔

روحانی طاقت ان کی جاتی رہی۔ جسمانی طاقت سے یہ ہاتھ دھو بیٹھے۔ ترقی کرتے تو کیونکر۔ ہاں۔ اب ترقی کا کچھ کچھ خیال ہونے لگا

ہے - وہ بھی انگریزی حکومت کی بدولت +

گریمر

اس سبق میں جن لفظوں پر خط کھچے ہوئے ہیں - وہ الگ کرو :-

ہندوستانی - یورپی - جاپانی - ایشیائی - مشرقی - بحری مذہبی - برطانوی - روحانی - جسمانی + ہندوستانی سے تم کیا سمجھتے ہو؟ تم کہو گے - ہندوستان کا رہنے والا ایسا ہی یورپی یورپ سے تعلق رکھنے والی +

ہندوستانی لوگ - یورپی اقوام - جاپانی قوم - ایشیائی قوموں - مشرقی دنیا - بحری طاقت - جسمانی طاقت میں ہندوستانی - یورپی - جاپانی - ایشیائی - مشرقی - بحری - مذہبی برطانوی - روحانی - جسمانی سب صفتیں ہیں - پس وہ صفت جس میں کسی چیز سے لگاؤ یا نسبت پائی جائے صفت نسبتی کہلاتی ہے +

مشق

۱ - مکہ - مدینہ - عاقل - کلکتہ - لاہور - ایران - رنگ - موسیٰ سے صفت نسبتی بناؤ +

۲ - پانچ جملے ایسے لکھو - جن میں کوئی نہ کوئی صفت نسبتی ہو +

سبق ۱۴

صفت مقداری

عجیب و غریب نسخہ

ایک بیمار کسی حکیم کے پاس گیا - اور کہا - حکیم صاحب! میں بہت عرصے سے بیمار ہوں - بیماری سمجھ میں نہیں آتی ۔

حکیم :- تم کو کچھ بیماری نہیں ۔

بیمار :- واہ صاحب! دیکھتے نہیں - میں کس قدر کمزور ہو گیا ہوں - آپ کہتے ہیں کچھ بیماری نہیں ۔

حکیم :- ہاں میں تو ٹھیک کہتا ہوں ۔

بیمار :- نہیں صاحب! ذرا غور سے دیکھیں - نبض پہچانیں - بیماری کی تشخیص کریں - حکیم نے نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا "ہاں میں سمجھ گیا - لیجئے یہ نسخہ لکھے دیتا ہوں - اس کو برتو - تندرست ہو جاؤ گے ۔

نسخہ

(ہو الشافی)

تھوڑا کھانا کھاؤ	ایک ماہ
مرچ کم کھاؤ	ایک ماہ
حقہ شراب وغیرہ نشی چیزیں نہ پیو	ایک ماہ
زیادہ کام مت کرو	ایک ماہ
پوری نیند سوؤ	ایک ماہ
کچھ فکر مت کرو	ایک ماہ
ٹھنڈے پانی سے نہاؤ	ایک ماہ
مسواک کیا کرو	ایک ماہ
صبح شام سیر کیا کرو	ایک ماہ

بیمار:- (نسخہ دیکھ کر) آپ مذاق تو نہیں کر رہے ؟

حکیم:- بھلے مانس! وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی - پھر میرے پاس کیوں آیا؟ جا! اگر تندرست ہونا چاہتا ہے - اس نسخے پر عمل کر - ایک ماہ کے بعد میرے پاس آنا۔

وہ بیمار چلا گیا - گھر آ کر سوچنے لگا - کیا ہرج ہے - پیسہ تو خرچ ہوتا ہی نہیں - عمل ہی کر ڈالو - چنانچہ نسخے کے مطابق عمل شروع کر دیا - مہینہ بھر ہی میں اس میں طاقت آ گئی - اور

جسم تندرست و توانا معلوم ہونے لگا ٭
بچّو! تم بھی اس نسخے پر عمل کرو۔ ہمیشہ تندرست رہو گے ٭

گرامر

اس سبق میں بہت عرصے۔ کچھ بیماری۔ کس قدر کمزور۔ ذرا غور۔ تھوڑا کھانا۔ زیادہ کام پر خط کھنچے ہوئے ہیں۔ بتاؤ تو "بہت" کس کی بابت بتاتا ہے؟ عرصے کی بابت۔ ایسا ہی "کچھ" بیماری۔ یعنی تھوڑی بیماری "کس قدر" کمزور کی بابت۔ "ذرا" غور کی بابت "تھوڑا" کھانے کی مقدار۔ اور "زیادہ" کام کی مقدار کو ظاہر کرتا ہے۔ پس لفظ بہت۔ کچھ۔ کس قدر۔ ذرا۔ تھوڑا۔ زیادہ یہ سب صفتیں ہیں۔ مگر اب یہ بتاؤ۔ کیا یہ صفت ذاتی ہیں؟ نہیں۔ پھر صفت نسبتی ہیں؟ نہیں۔ بلکہ یہ صفتیں اپنے موصوف کی مقدار کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس لئے ایسی صفت کو صفت مقداری کہتے ہیں ٭

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل عبارت کی خالی جگہوں میں صفت مقداری لگاؤ ٭

فقیر نے ایک پھٹی سی گدڑی بچھا دی - اور بادشاہ اور وزیر دونو اسی پر بیٹھ گئے - پاس ہی تاپنے کو ..... سی آگ جلا دی کہ ..... گرم ہو جائیں - جوار کی روٹی اور..... دودھ اُن کے سامنے رکھا ÷

۲ - دس فقرے ایسے لکھو - جن میں کوئی نہ کوئی صفت مقداری آ جائے ÷

سبق ۱۵

صفت عددی

تیراک لڑکا

ستمبر ۱۹۲۸ء میں کلکتہ میں تمام ہندوستان کے تیراکوں کا مقابلہ ہوا۔ ایک روز مقابلے میں بنارس کا رہنے والا سات سال کا ایک لڑکا بھی شریک ہوا۔ یہ بہادر لڑکا پندرہ میل برابر تیرتا چلا گیا۔ اس کے بعد اُسے نکال لیا گیا۔ لڑکے کی اس ہمت پر لوگوں نے تالیاں بجائیں۔ اور اسے خاص انعام دیا گیا۔ ۲۳ ستمبر کو ۳۰ میل تیرنے کے لئے پندرہ تیراک لڑکے تیرے۔ جن میں سے ایک نے سات گھنٹے بارہ منٹ میں یہ فاصلہ طے کیا۔

از پھول

گریمر

بچو! ایک سے سو تک گنو۔ بتاؤ جب تم پندرہ

پیسے کہتے ہو۔ تم اس سے کیا سمجھتے ہو؟ پندرہ کیا بتاتا ہے؟ پیسوں کی گنتی + اب اس سبق میں سے ان لفظوں کو چنو۔ جن پر خط کھنچے ہوئے ہیں۔ ایک روز۔ سات سال۔ پندرہ میل۔ ۲۳ ستمبر۔ ۳۰ میل۔ پندرہ تیراک۔ سات گھنٹے۔ بارہ منٹ۔ ان میں ایسے ہندسے کونسے ہیں۔ جو گنتی کو بتاتے ہیں۔ ایک۔ سات۔ پندرہ۔ ۲۳۔ ۳۰۔ پندرہ۔ سات۔ بارہ۔ ایک' روز کی گنتی۔ سات' سال کی گنتی۔ پندرہ' میل کی گنتی۔ ۲۲' ستمبر کی تاریخ۔ پندرہ' تیراکوں کی تعداد۔ سات' گھنٹے کی گنتی اور بارہ منٹ کی گنتی کو ظاہر کرتے ہیں۔ پس ایسے ہندسے کو جو کسی اسم کی گنتی بتائے۔ عدد یا صفت عددی کہتے ہیں۔ اور اس اسم کو جس کی گنتی بتاتے ہیں۔ معدود کہتے ہیں +

مشق

۱۔ صفت کی قسمیں بتاؤ +

۲۔ دس سطروں کی ایک عبارت لکھو۔ جس میں صفت کی چاروں قسمیں آ جائیں +

۳۔ سنر۔ اچھا۔ بہت۔ ذرا۔ دانا۔ مردانہ۔ گرمیر کی رو سے کیا ہیں؟